ISSN No. 2394-9996

حسان الہند میر غلام علی آزاد بلگرامی حیات وخدمات

Hassanul Hind Meer Gulam Ali Azad Bilgrami, Hyat-o- Khidmat

Dr. Abdus Shukoor
H.O.D., Dept. Arabic
Milliya College, Beed

میر غلام علی نام آزاد تخلص تھا۔ سید محمد صغریٰ خواجہ قطب الدین بختیار کا کی کے مرید تھے اور سلطان التمش کے دربار سے تعلق تھا۔ آزاد بلگرامی کا سلسلہ نسب سید محمد صغریٰ تک پہنچتا ہے۔ آزاد بلگرامی نے اپنے نسب کے بارے میں اس طرح لکھا ہے ’’آزاد الحسینی نسبتاً والواسطی اصلاً والبلگرامی مولداًا ومنشاً والحنفی مسلکاً والچشتی طریقۃً‘‘۔

آپ بروز یکشنبہ ۲۵/ صفر ۱۱۱۶ھ محلّہ میدان پورہ بمقام بلگرام پیدا ہوئے آپ نے کتب درسیہ سید طفیل محمد بلگرامی سے پڑھیں جو اس زمانے کے مشہور استاذ تھے۔ عروض وقافیہ اور ادب کی بعض کتابیں میر سید محمد سے پڑھیں جو ان کے ماموں تھے۔ اپنے نانا سید عبدالجلیل بلگرامی سے لغات و حدیث کی کتابیں پڑھیں شیخ حیات سندھی سے مدینہ منورہ پہنچ کر صحاح ستہ کی سند حاصل کی۔ شیخ عبدالوہاب طنطاوی مصری سے مدینہ منورہ میں احادیث کا درس لیا۔ آپ کے آزاد تخلص سے خوش ہوکر شیخ طنطاوی مصری نے یوں فرمایا انت من عتقاء اللہ تعالیٰ۔ شیخ لطف اللہ الحسینی بلگرامی سے اصلاحی تعلق تھا۔

آپ کا شمار مشاہیر علماء ہند میں ہوتا ہے آپ اپنے زمانے کے نحو، لغت، شعر، علم بدیع، تاریخِ سِیر وانساب کے عالم بے بدل تھے۔ آپ نے کافی وقت اورنگ آباد میں گذارا اور یہیں پر آپکا انتقال بھی ہوا۔ نظام دکن آصف جاہ کے فرزند ناصر جنگ کو آپ سے خاص تعلق تھا اور سفر حضر میں آپ کو اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ ریاست حیدرآباد کی باگ دوڑ جب ناصر جنگ کے ہاتھوں آئی تو اس نے ان کو

بڑے منصب کی پیشکش کی تو آپ نے یہ کہہ کرانکارکیا۔ **هذه الدنيا كمثل نهر ”طالوت“ غرفة منه حلال” و الزيادة عليها حرام“** یعنی اس دنیا کا معاملہ نہر طالوت کی طرح ہے کہ اس میں سے ایک چلو تو حلال ہے۔ اوراس سے زیادہ حرام ہے۔ مطلب یہ کہ دنیا بقدر ضرورت کافی ہے اور اس میں زیادہ انہماک نقصان دہ ہے۔

آپ کی تصنیفات جلیلہ:۔

1) ضوء الدراری شرح بخاری، کتاب الزکوٰۃ سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان آپ مشہور ومعروف تصنیف ہے۔ تسلیۃ الفواد فی عقائد آزاد (عربی قصائد کا مجموعہ) شفاء العلیل اس میں دیوان متنبی کے نقائص کو بیان کیا ہے۔ غزالان ہند، سرو آزاد، ید بیضاء، خزانۂ عامرہ، روضۃ الاولیاء، اس کتاب میں اورنگ آباد کے مشائخ چشتیہ کے حالات و واقعات ہیں۔ ماثر الکرام فی تاریخ بلگرام یہ بلگرام کے مشائخ اور علماء کے حالات زندگی پر مشتمل ہے۔ ”الشجر ۃ الطیبہ“ فی انساب السادات، ”مظہر البرکات“ اس میں سترہ حکایات بطرز مثنوی مذکور ہے۔ ”مرأۃ الجمال“ قصیدہ نونیہ فی وصف اعضاء المعشوقہ یعنی معشوق کے سراپا شعر میں بیان کیا ہے۔ جس میں تقریباً ڈیڑھ سو اشعار ہیں۔ آپکا فارسی دیوان ۹/ ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ السبعۃ السیارہ عربی اشعار کے سات دیوان ہیں جس میں تقریباً ۱۰/ ہزار اشعار ہیں۔ جس میں زیادہ تر اشعار مدح نبویؐ میں ہے۔

آپ نے آپ ﷺ کی مدح میں جو جدت اختیار کی اور جو شاعری میں آپ کی شان تغزل ہے ہر دور میں آپ کی انفرادی شان ہے۔ آپ کو نظم و اشعار پر قدرت کا یہ عالم تھا کہ ایک پورا قصیدہ ایک دن میں آپ لکھ لیتے تھے جس میں تقریباً ۲۱/ ہزار اشعار ہوتے۔ گویا معانی اور اشعار آپ کے سامنے صف باندھے کھڑے ہیں اور آپ ان کو منتخب کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے حج بیت اللہ اور سفر طائف کے بعد اورنگ آباد کو مستقل اپنا مسکن بنایا آپ کے سفر حج کی تاریخ ”عمل عظیم“ سے نکلتی ہے۔

بقول علامہ شبلیؒ آزاد پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہندوستان کے علماء اور ارباب علم وفن کے

حالات قلمبند کیئے۔ آزاد بلگرامی نے عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کی اور اس کا اظہار خود انہوں نے اپنے اشعار میں کیا ہے۔

جز تو آزاد ندیدم کسے بایں حسن و ادا
شعر گوید بزبان عربی و عجمی

آپ کے علم وفضل شعر وسخن میں مہارت کا ایک زمانہ قائل تھا جس کا یقین آ پکو بھی ہو چلا تھا۔

زصاحبان سخن کیست ہمچو من آزاد
کہ در بلاد عرب نیز گشتہ ام مشہور

مگر اس کے باوجود آپ تواضع اور حسن اخلاق کا پیکر تھے۔ حاکم لاہوری نے کئی بار آپ سے ملاقات کی وہ آپ کے حسن اخلاق کے معترف تھے۔

غزل گوئی میں ان کا خاص اسلوب ہے جس تک دوسرے اصحاب فن کی رسائی مشکل ہے آزاد بلگرامی کی شاعری میں مدحت رسول کا ہی وہ درخشاں پہلو ہے جسکی بناء پر علماء مکہ معظّمہ نے آ پکو ''حسان الہند'' کا خطاب دیا۔ آپ کے مدحیہ قصیدے کے چند اشعار یہ ہیں:

من ای ناحیة مجیئتک یاصبا
ان جِئت من وادی العقیق فمرحبا
انا یانسیم علی نوالک شاکر
شرفتنی متفضلا مجتبا
ھوافضل الرسل الکرام جمیعھم
واجلھم قدرا وارفع منصبا
ھو صاحب التبلیغ اوتی حکمة
اُتی اولی الالباب دینا اصوبا

(مختار دیوانِ آزاد)

ترجمہ :۔ اے صبا تو کس سمت سے آئی ہے اگر تیری آمد وادی عقیق کی جانب سے ہے تو خوش آمدید۔ اے نسیم صبا! تیری نوازش پر میں مشکور ہوں تو نے مہربانی کر کے اور مجھ پر اپنی نظر انتخاب ڈال کر مجھے شرف یاب کیا۔ آپ کو تمام ہی معزز رسولوں میں افضلیت کا مقام حاصل ہے اور قدر و منزلت اور جاہ ومنصب کے اعتبار سے سب میں نمایاں اور برتر ہیں۔

آپ دعوت وتبلیغ کے ایسے علمبردار ہیں جسے حکمت کی دولت سے نوازا گیا ہے آپ نے عقل وسمجھداریوں کو دین برحق کا عطیہ دیا۔ عشق و عاشقی کے نشیب وفراز اور ھجر ووصال کے احوال و کوائف کی جو تصویر کشی آزاد کی شاعری میں ملتی ہے وہ آپ کی شاعری کا نشان امتیاز ہے۔ مثلاً

فشان المحب عجیب فی صبابته

الهجر تقتله و الوصل یحییه

لولاه ماشاقه عرف الصباسحرا

ولم یکن بارق الظلماء یشجیه

عاشق کا حال حالت عشق میں عجیب ہوتا ہے فراق اُسے مار ڈالتا ہے اور وصال اُسے زندہ رکھتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو صبح کے وقت باد صبا کی خوشبو اس پر شاق نہ گذرے اور نہ تاریکیوں کی کرن غمزدہ ومحزون بنائے۔

آپ کا ۱۲۰۰ھ میں اورنگ آباد میں انتقال ہوا۔ اور خلدآباد میں آپ مدفون ہیں۔ ''آہ غلام علی آزاد'' سے تاریخ وفات نکلتی ہے۔

حوالۂ جاتِ کتب :۔

۱۔نزہۃ الخواطر مصنفہ مولانا عبدالحیؒ (صفحہ۲۰۲ جلد۔٦)

۲۔ماہنامہ برہان (نومبر۱۹۷۸ء)

۳۔ماہنامہ برہان (مارچ۱۹۹۱ء)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆